ہفت روزہ عالمی خبروں پر تبصرے

24اپریل2021

بائیڈن یورپ پر دباؤ ڈالنے کے لیے روس کو استعمال کر رہا ہے

کئی ہفتوں سے یوکرائن کی سرحد پر ایک لاکھ سے زائد روسی فوجیوں کے جمع ہونے کے بعد روسی وزیرِ دفاع نے جزوی انخلاء کا حکم دے دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ یکم مئی 2021 تک مکمل ہو جانا چاہیے۔ یہ حکم روسی وزیرِاعظم ویلادمیر پوٹن کے سالانہ 'سٹیٹ آف دی یونین' خطاب کے ایک دن بعد اور یوکرائنی صدر Volodymyr Zelensky کی جنگ کی دھمکی کے دو دن بعد صادر ہوا، جس میں پوٹن نے خبردار کیا تھا کہ، "میں امید کرتا ہوں کہ روس کے حوالے سے کوئی بھی ریڈ لائن عبور نہیں کرے گا"۔ بہر حال، اس انخلاء کی حقیقی وجہ غالب امکان کے مطابق پچھلے ہفتے امریکی صدر جو بائیڈن کے ساتھ ہونے والی ٹیلیفونک گفتگو ہے جس میں اس نے پوٹن کے ساتھ ایک سمٹ (summit) کرنے کا عندیہ دیا اور ساتھ ہی بحرِ اسود میں دو امریکی بحریہ کے جنگی جہازوں کی تعیناتی کا حکم واپس لے لیا۔

امریکہ اسی گرینڈ اسٹریٹیجک منصوبے پر چل رہا ہے جو برطانیہ نے وضع کیا تھا کہ یورپ (بلخصوص فرانس اور جرمنی) اور روس کے درمیان تنازعے کو ہوا دی جائے اور طاقت کا توازن قائم رکھا جائے۔ طاقت کے توازن کو قائم کرنے کا نظریہ یہ ہے کہ دونوں طاقتوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکایا جائے، اس سے دونوں کی جانب سے امریکہ کو درپیش خطرہ کم ہو جاتا ہے اور بیک وقت دونوں یورپ اور روس امریکی حمایت اور ثالثی کے مرہونِ منت ہو جاتے ہیں۔ یوکرائن کی سرحد پر روسی جارحیت اور پھر پسپائی دونوں امریکی قیادت کی وجہ سے ہی ہوئیں اور یہ یورپ کو بائیڈن کے پہلے سمندر پار دورے سے قبل امریکہ کی حمایت اور قیادت کی ضرورت کی بروقت یاد دہانی کے لیے ہے، یورپ کے اس دورے کا اعلان خاص اس وقت کیا گیا جب روسی فوجیوں کے انخلاء کا اعلان ہوا۔ شیڈول کے مطابق بائیڈن برطانیہ میں G-7 سمٹ اور اس کے بعد برسلز میں NATO سمٹ میں شرکت کرے گا اور ساتھ ہی یورپی یونین کے اعلیٰ عہدیداران سے بھی ملاقات ہو گی جس کو US-EU سمٹ کا نام دیا جا رہا ہے۔

امریکی اور یورپی ایک ہی آئیڈیالوجی، گہرے تاریخی روابط اور مشترکہ تہذیب کے حامل ہیں مگر پھر بھی ایک دوسرے کے ساتھ شدید تناؤ اور مخاصمت کا شکار رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عیسائی یورپ میں پوپ کے نیچے تو اکٹھے تھے تاہم مختلف بادشاہوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ماضی کے عیسائی بادشاہوں کا آپسی مقابلہ سیکولر لبرل سرمایہ داریت کے اندر اور بھی مضبوط ہو گیا ہے جس میں سترہویں صدی میں قائم ہونے والے Westphalia کے امن معاہدے کے بعد قومی ریاستوں کا ایک مصنوعی تصور پیدا ہوا۔ مغربی اقوام ایک مشترک آئیڈیالوجی کے تحت متحد ہونے کے بجائے اپنی قوم سے وفاداری کو مغربی تہذیب سے بلعموم وفاداری پر مقدم رکھتی ہیں۔ اسی قومی ریاست کے تصور کو مغرب نے انیسویں صدی کے دوران اپنی جارحانہ استعماری مہم جوئی کے دوران پوری دنیا میں پھیلا دیا۔

مسلمانوں کو قومی ریاست کے اس تصور کو مسترد کرنا ہو گا جو صرف آپسی چپقلش، مخاصمت، تنازعے اور ضعف کو ہی جنم دیتا ہے، اور اس کے بجائے انہیں پوری امت پر محیط ایک ہی واحد ریاست تلے زندگی بسر کرنے کی طرف واپس آنا ہو گا جس میں ان کے درمیان کوئی سرحدیں حائل نہیں ہوں گی۔ اللہ کے اذن سے مسلم امہ جلد موجودہ حکمران طبقے کو جو مغرب کی طرف مائل ہے، اکھاڑ پھینکے گی اور نبوت ﷺ کے نقشِ قدم پر دوبارہ خلافتِ راشدہ کو قائم کرے گی جو تمام مسلم سرزمینوں کو اکٹھا کرے گی اور مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرائے گی اور مکمل اسلامی طرزِ حیات کو بحال کرے گی اور اسلام کے پیغام کو تمام عالم کے سامنے پیش کرے گی۔

چاڈ، پاکستان، ناجائز یہودی وجود

فرانسیسی صدر امینویل میکرون نے وسطی افریقہ کے ملک چاڈ کے صدر ادریس دیبائی کے جنازے میں شرکت کے لیے چاڈ کا دورہ کیا جو تین دہائیوں سے اقتدار میں تھے جنہیں ملک کے شمالی حصے میں باغیوں سے برسرپیکار فوجیوں سے ملاقاتی دورے کے دوران قتل کر دیا گیا۔ چاڈ مغربی افریقہ میں

فرانس کا اہم ترین ایجنٹ ہے جہاں پانچ ہزار سے زائد فرانسیسی فوجی ان فوجی کارروائیوں کا حصہ ہیں جو فرانس نے اس پورے خطے میں مقامی باغیوں سے لڑنے کے لیے شروع کر رکھی ہیں۔ فوج نے فوری طور پر یہ اعلان کیا ہے کہ قانون ساز اسمبلی اور ملک کا آئین تحلیل کر دیے گئے ہیں اور اقتدار مقتول صدر کے بیٹے، 37 سالہ فور سٹار جنرل محمد ادریس دیبائی کو منتقل کیا جائے گا۔ باوجود مغربی جمہوری اقدار کی خلاف ورزی کے جنہیں فرانس مبینہ طور پر بہت اہمیت دیتا ہے، فرانس کے صدر کے پاس نئی قیادت کی حمایت کے علاوہ اور کوئی الفاظ نہ تھے۔ ایک بیان میں فرانسیسی صدر میکرون نے کہا، "فرانس ایک بہادر دوست سے محروم ہو گیا ہے اور چاڈ کے استحکام اور علاقائی سالمیت کے ساتھ گہرے تعلق کا اظہار کرتا ہے"۔ فرانسیسی وزیرِ خارجہ Jean-Yves Le Drian نے فوج کے اقتدار پر قبضے کا دفاع کرتے ہوئے کہا، "یہ غیر معمولی حالات ہیں"۔ واضح طور پر فرانس دیبائی کے بیٹے کو بھی اپنا وفادار بنانا چاہتا ہے جیسا کہ اس کا والد تھا۔ اور، جب ان کے مفاد میں ہو، مغربی طاقتیں جمہوری انتخابات کے بجائے فوجی قبضوں کی بھی حمایت کرتی ہیں۔ دریں اثناء، انہی ممالک میں مخلص مسلمانوں کو فوج سے رابطہ کرنے سے روکا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تبدیلی صرف دھاندلی زدہ جمہوری طریقے سے ہی آسکتی ہے۔

بڑے پیمانے پر عوامی مظاہروں کے بعد آخر کار پاکستان کی حکومت نے فرانس کی حکومت کی طرف سے توہینِ رسالت ﷺ کے لیے اپنے شہریوں کو دی جانے والی کھلی چھوٹ کی وجہ سے فرانس کے سفیر کی ملک بدری کے معاملے کو قومی اسمبلی میں بحث کے لیے پیش کرنے کے اپنے پرانے معاہدے کو قبول کر لیا۔ مگر پھر حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران نے اسمبلی میں احتجاج شروع کر دیا اور سفیر کی بے دخلی کا مطالبہ کرنے لگے جس کی وجہ سے ڈپٹی اسپیکر نے اسمبلی کی کارروائی کو غیر معینہ مدت کے لیے معطل کر دیا۔ بعد میں قومی اسمبلی کے سیکریٹیریٹ سے اعلان کیا گیا کہ کورونا وائرس کی تیسری لہر اور بڑھتے ہوئے کیسز کی وجہ سے اگلے ہفتے کے لیے اسمبلی کی کارروائی معطل رہے گی۔ پاکستان کے وزیرِ اعظم عمران خان جیسے ایجنٹ حکمران اسلام کے مفاد کو مادی فوائد کے لیے مغربی ممالک کے ساتھ تعلقات پر ترجیح دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ دیگر مغربی ممالک کی طرح، پاکستان میں فرانس کا سفیر اس وجہ سے براجمان نہیں کہ پاکستان کی حکومت اس کی آؤ بھگت کرتی ہے بلکہ فرانس یہاں صرف پاکستان کی دولت اور وسائل کے استحصال میں اپنے ساتھی مغربی اقوام کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے آیا ہے۔ مغربی سرمایہ دارانہ معاشی نظام ناکام ہو چکا ہے، اور اس کا ترقی کرنا صرف باقی دنیا کے استحصال کی وجہ سے ہے۔ مسلمان تب ہی حقیقی معنوں میں ترقی کرنا شروع کریں گے جب وہ اسلامی خلافت کو دوبارہ قائم کریں گے جو مسلم زمینوں سے غیر ملکی کفار کے اثر و رسوخ کو ختم کرے گی، اور مسلم امہ کی محنت اور صنعت کو مغرب کے فائدے کے لیے برآمدات کی تیاری میں ضائع کرنے کے بجائے اپنی مقامی ضرورت کی طرف مبذول کرے گی۔

ناجائز یہودی وجود نے اعتراف کیا ہے کہ اس کا مبینہ طور پر طاقتور ایئر ڈیفینس سسٹم شام کے زمین سے فضاء میں مار کرنے والے میزائل کو روکنے میں ناکام ہو گیا جس کا نشانہ ناجائز وجود کے جیٹ طیارے تھے مگر یہ میزائل 125 میل دور ناجائز وجود کی ہی فضائی حدود کے اندر اس کے خفیہ Dimona نیوکلیئر ریکٹر کے پاس جا گرا۔ مسلم زمینوں میں دیگر مقبوضہ علاقوں کی طرح، غیر قانونی یہودی وجود کا تحفظ اس کی اپنی کمزور افواج نہیں بلکہ ارد گرد کے مسلمان ممالک کی افواج کر رہی ہیں۔ ایک بالغ کی طرح جو ایک بدتمیز بچے کے ساتھ جیسا رویہ رکھتا ہے، شام ناجائز وجود کا دفاع کرتا ہے مگر کبھی بھی براہِ راست اس پر ہاتھ نہیں اٹھاتا، باوجود اس کے کہ اس کے پاس ناجائز وجود کو ایک ہی رات میں ختم کرنے کی طاقت ہے۔ مگر دیگر مسلم ممالک کے حکمرانوں کی طرح شام کے حکمرانوں نے بھی اپنی وفاداری اپنے مغربی آقاؤں کو بیچ ڈالی ہے جو ان کو اپنے درمیان موجود مقبوضہ علاقے پر حملہ کرنے سے روکے رکھتے ہیں۔ اللہ کے اذن سے مسلم امہ جلد ایجنٹ حکمرانوں سے اپنی جان چھڑا لے گی اور ان کی جگہ ایک صالح خلیفہ کو اطاعت کی بیعت دے گی جو صرف اسلام اور مسلمانوں کے مفاد سے مخلص ہو گا۔

ڈینمارک مسلم خواتین کو نشانہ بناتا ہے

ڈینمارک پہلا یورپی ملک بن گیا ہے جو خاص طور پر شامی مہاجرین کی رہائش کی اجازت کو منسوخ کر رہا ہے جن میں سے اکثریت مسلمان خواتین کی ہے۔ ڈینمارک کا یہ کہنا ہے کہ اب دمشق اور ملحقہ علاقے مسلمانوں کی واپسی کے لیے محفوظ ہو چکے ہیں۔ بہر حال یہ عیاں ہے کہ مغربی ممالک کے لیے اصل مسئلہ کثیر مسلمان آبادیوں کے اندر اسلامی احیاء کے بڑھنے کا خوف ہے۔ مغرب کا خاص طور پر مسلم خواتین کو نشانہ بنانا اس خوف کو ظاہر کرتا ہے جو یہ ایک مسلم خاندان سے محسوس کرتے ہیں کیونکہ ایک مسلم خاندان مسلمان کا قلعہ اور مستقبل کی نسلوں کے پروان چڑھنے کی جگہ ہے۔